السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

،قبر پر سبز شاخ یا ٹہنی نصب کرنی جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو اس سے مردہ کو کیا فائدہ پہنچتا ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے صحاح ستہ میں اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ وابو بکرۃ رضی اللہ عنہ وانس سے طبرانی اور مسند احمد میں اور ابن عمر رضی اللہ عنہ ویعلی بن سبابہ رضی اللہ عنہ سے مسند احمد میں اور ابوہریرۃ سے مسند احمد وصیح ابن حبان میں اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے طبرانی میں مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوقبروں پر کھجور کی دوتر ٹہیاں رکھتے ہوئے فرمایا : ۔ لعلہ ان یخفف عنہما مالم یسا وما دامتا رطبتیر یعنی جب تک یہ ٹہنیاں تر رہینگی عذاب میں تخفیف رہیگی ان احادیث سے قبر پر صرف کھجور کی تازہ سبز ٹہنی رکھنے کا ثبوت ہوتا ہے لیکن بظاہر یہ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے کیوں کہ عذاب میں تخفیف آپ رضی اللہ عنہ کی دعا اور سفارش سے ہوئی تھی اور اس تخفیف کی مدت کی تعیین ٹہنیوں کی ترقی باقی رہنے کی مدت سے کی گئی تھی، چنانچہ اواخر صیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، انی مدرت بقبرین یعذبان فاجبت بشفاعتی ان یرفہ عنہما مادام الضصنان رطبین حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں اگرچہ دوسرا واقعہ مذکور ہے جو سفر میں پش آیا تھا لیکن ان کے علاوہ دوسرے صحابیوں کی حدیثوں کے متعلق واقعہ کو بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث روشنی میں شفاعت ودعا ہی پر محمول کرنا قرین قیاس اورجح ہے اس لیئے امام خطابی فرماتے ہیں : ، محمول علی انہ دعا لہما بالتخفیف مدة بقاء النداوة لاان فی الجریدة معنی یخصہ ولاان فی الرطب معنی لیس فی الیابس پس تخفیف کا اصل سبب آپ کی دعا اور سفارش تھی کھجور کی شاخ یا اس کی تری تخفیف عذاب کا سبب نہیں تھی اس لیئے اب قبر پر کھجور یا کسی اور درخت کی تازہ شاخ رکھنی یا نصب کرنی (فضول اور بے کا چیز ہے، (عبیداللہ رحمانی دہلی (محدث دہلی جلد ۹ نمبر ۲

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد10ص119

محدث فتویٰ